نوجوانانِ ملت اور ہمارا معاشرہ

از: مولانا محمد عظیم قاسمی فیض آبادی
استاذ المعہد العلمی الاسلامی، دیوبند

افراد انسانی کا اجتماعی ڈھانچہ معاشرہ کہلاتا ہے، اجتماعی زندگی کی درستگی وخوبی اوراس کے پرسکون وخوشگوار بنانے کے لیے کچھ کلیدی صفات کی ضرورت ہے، خصوصاً نوجوان نسل کو ان صفات سے متصف ہونا انتہائی ضروری ہے، اگر معاشرے میں ان صفات کا خیال نہ رکھا جائے تو اجتماعی زندگی پریشانی الجھن اور مصیبتوں کی آماجگاہ بن جاتی ہے، پھر معاشرے کا وہی حشر ہوتا ہے آج مغرب جس سے دوچار ہے اور ہمارے معاشرے میں بھی وہ ساری خامیاں آہستہ آہستہ داخل ہورہی ہیں۔

چونکہ جوان جس طرح گھر خاندان کا ایک فرد ہے اور گھریلو وخاندانی ماحول کے پرسکون بنانے کے لیے نوجوان کی ذمہ داریاں اس کے کچھ حقوق ہیں، اسی طرح گھر خاندان کے دائرے سے آگے نوجوان اپنے گردوپیش معاشرے کا بھی ایک فرد ہے؛ بلکہ صحت منداوراسلامی معاشرے کے تشکیلی عناصر کا جزولاینفک ہے اور معاشرے کی اصلاح اوراسلامی وخوشگوار معاشرے کی تشکیل کے لیے نوجوان کی ذمہ داری سب سے اہم ہے اس کے اسلامی کردار وگفتار، اخلاق اور اعمال حسنہ کے بغیر معاشرے کی اصلاح اوراسلامی معاشرے کا وجود نا کام ونا تمام رہتا ہے۔

نوجوانانِ ملت کے بے شمار واقعات ہیں کہ انھوں نے اپنے اسلامی کردار واعمال، اچھے اخلاق کے ذریعہ ایک مثالی معاشرہ قائم کیا، ایثار وہمدردی یعنی دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دینا اور دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا اسلام کی معاشرتی تعلیم ہے، معاشرہ کے اجتماعی نظام کے استحکام اور بقامیں اس کا بڑا عمل دخل ہے۔

امام واقدی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھے بڑی مالی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، فاقوں تک نوبت پہنچ گئی، گھر سے اطلاع آئی کہ عید کی آمد آمد ہے اور گھر میں کچھ نہیں ہے، بڑے تو

صبر کرلیں گے؛ لیکن بچے مفلسی کی عید کیسے گذاریں گے؟ یہ سن کر میں اپنے ایک تاجر دوست کے پاس قرض لینے گیا، وہ مجھے دیکھتے ہی سمجھ گیا اور بارہ سو درہم کی سربمہر ایک تھیلی میرے ہاتھ پکڑادی میں گھر ابھی آیا ہی تھا کہ میرا ایک ہاشمی دوست آیا، اس کے گھر بھی افلاس وغربت نے ڈیرا ڈالا تھا، وہ قرض چاہتا تھا، میں نے گھر جاکر اہلیہ کو قصہ سنایا، کہنے لگی کتنی رقم دینے کا ارادہ ہے، میں نے کہا تھیلی کی آدھی رقم تاکہ دونوں کا کام چل جائے، اہلیہ نے کہا بڑی عجیب بات ہے کہ آپ کو ایک عام آدمی نے بارہ سو درہم دیئے اور آپ اسکو ایک عام آدمی کے عطیہ کا نصف دے رہے ہیں، آپ اسے پوری تھیلی دے دیں، لہٰذا میں نے پوری تھیلی اس کے حوالے کردی وہ تھیلی لے کر گھر گیا تو میرا تاجر دوست اس ہاشمی کے پاس گیا، کہا عید کی آمد آمد ہے گھر میں کچھ نہیں ہے کچھ رقم قرض چاہیے، ہاشمی نے وہی پوری تھیلی تاجر دوست کے حوالے کردی، تاجر کو اپنی ہی دی ہوئی تھیلی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ وہ تاجر دوست تھیلی ہاشمی کے پاس چھوڑ کر میرے پاس آیا، میں نے اس کو پورا واقعہ سنایا، دراصل تاجر دوست کے پاس بھی اس تھیلی کے علاوہ کچھ نہیں تھا، اس نے سارا مجھے دے دیا تھا اور خود قرض لینے ہاشمی کے پاس چلا، ہاشمی نے جب وہ تھیلی حوالے کرنا چاہی تو راز کھل گیا۔

ایثار و ہمدردی کے اس انوکھے واقعہ کی اطلاع جب وزیر یحییٰ بن خالد کے پاس پہنچی تو وہ دس ہزار دینار لے کر آئے، کہنے لگے ان میں دو ہزار آپ کے، دو ہزار آپ کے ہاشمی دوست کے، دو ہزار تاجر دوست کے اور چار ہزار آپ کی اہلیہ کے ہیں؛ کیوں کہ وہ تو سب سے زیادہ قابل قدر اور لائق اعزاز ہے۔

اسی طرح حضرت ربیع بن خثیم مشہور تابعی ہیں، ان کے زہد وتقویٰ اور دنیا سے بے رغبتی کے یادگار واقعات تاریخ کی کتابوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

ایک مرتبہ ان پر فالج کا حملہ ہوا، صاحب فراش ہوگئے، انسان بیمار ہو تو خواہشات کا نخلِ آرزو ہرا ہوجاتا ہے، انھیں مرغی کے گوشت کھانے کی خواہش ہوئی، چالیس دن تک اس کا اظہار نہیں کیا، اس کے بعد بیوی سے کہا، انھوں نے مرغی کا گوشت بنا کر آپ کے سامنے پیش کیا، ابھی آپ نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازے سے فقیر نے خیرات کی صدا لگائی، آپ نے اپنا ہاتھ کھینچا اور اہلیہ سے فرمایا یہ فقیر کو دے آؤ، اہلیہ نے کہا میں فقیر کو اس سے بہتر چیز دے آتی ہوں، آپ نے پوچھا وہ کیا ہے، کہنے لگیں اس کی قیمت فرمایا بہت اچھا قیمت لے آؤ، وہ قیمت لے کر آئیں تو آپ

نے فرمایا یہ کھانا اور قیمت دونوں اس فقیر سائل کو دے آؤ۔

اسلام کی پاکیزہ تعلیمات نوجوان نسل کو اچھے اخلاق وکردار کا خوگر بنانا چاہتی ہے، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! انسان کو جو کچھ عطا ہوا ہے، اس میں سب سے بہتر کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا اچھے اخلاق!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں، جو اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہیں، بلاشبہ اخلاق کا مقام بہت بلند مقام ہے اور انسان کی سعادت ونیک بختی، فلاح وکامرانی کے معراج میں اخلاق کا بڑا اہم اور خاص دخل ہے، کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

اخلاق کی دولت سے بھرا ہے میرا دامن

گو پاس میرے درہم ودینار نہیں ہیں

اسلام کی پاکیزہ تعلیمات نوجوان نسل کو اخلاقِ حسنہ کا درس دیتی ہیں، بزرگوں کا ادب واحترام، چھوٹوں پر شفقت، علماء کی قدر ومنزلت، محتاجوں اور بے کسوں کی دادرسی ہم عمروں کے ساتھ محبت والفت اور جذبۂ ایثار وہمدردی کا سبق دیتی ہے، معلم اخلاق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلم یُوقِّرْ کَبِیْرَنَا لَیسَ مِنَّا“ (جو شخص چھوٹوں کے ساتھ رحم اور بڑوں کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں) بہ ظاہر یہ ایک مختصر سی حدیث ہے؛ لیکن اپنے اندر ایسی وسعت وگہرائی رکھتی ہے کہ اگر ساری کائنات اس حدیث پر عمل کرلے تو دنیا کے سارے جھگڑے ختم ہوجائیں، ظاہر ہے کہ اگر ہر شخص اپنے چھوٹوں سے پیار ومحبت، شفقت ورحم کا معاملہ اور نرمی کا برتاؤ کرے اور ہر چھوٹا اپنے بڑوں کی عزت واحترام کو ملحوظ رکھے، ان کی تعظیم وتکریم کرے تو جذبۂ ایثار وہمدردی پروان چڑھے گا اور اس طرح معاشرہ الفت ومحبت کا گہوارہ بن جائے گا۔

اسلامی تاریخ میں مسلمانوں کے جذبۂ ایثار اور دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دینے کی ایسی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں، جس کی نظیر کسی دوسری قوم ومذہب میں نہیں ملتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری کے گھر رات کو مہمان آگیا، ان کے پاس صرف اتنا کھانا تھا کہ یہ خود اور ان کے بچے کھاسکیں، انھوں نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ بچوں کو کسی طرح سلادو اور گھر کا چراغ گل کردو پھر مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر برابر بیٹھ جاؤ کہ مہمان سمجھے کہ ہم بھی کھارہے ہیں؛ مگر ہم نہ کھائیں؛ تاکہ مہمان پیٹ بھر کھاسکے۔ (ترمذی)

حضرت قشیریؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ صحابۂ کرامؓ میں سے ایک بزرگ کو کسی شخص نے ایک بکری کا سر بہ طور ہدیہ پیش کیا، اس بزرگ نے خیال کیا کہ ہمارا فلاں بھائی اور اس کے اہل وعیال ہم سے زیادہ ضرورت مند ہیں، یہ سر ان کے پاس بھیج دیا، یہ سر جب دوسرے بزرگ کے پاس پہنچا تو اسی طرح انھوں نے تیسرے کے پاس اور تیسرے نے چوتھے کے پاس بھیج دیا، حتیٰ کہ سات گھروں میں پھرنے کے بعد یہ سر پہلے بزرگ کے پاس واپس آ گیا۔

ایک مرتبہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار ایک تھیلی میں رکھ کر غلام کے سپرد کیا کہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ کہ ہدیہ ہے قبول کرکے اپنی ضرورت میں صرف کرلیں اور غلام کو ہدایت کردی کہ ہدیہ دینے کے بعد کچھ دیر گھر ٹھہر جانا اور دیکھنا کہ ابوعبیدہ اس رقم کو کیا کرتے ہیں، غلام نے حسب ہدایت یہ تھیلی حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کردی اور ذرا ٹھہر گیا، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے تھیلی لے کر کہا کہ اللہ ان کو یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا صلہ دے اور ان پر رحمت فرمائے اور اسی وقت اپنی کنیز کو کہا کہ لو یہ سات فلاں کو پانچ فلاں شخص کو دے آؤ، حتیٰ کہ پورے چار سو دینار اسی وقت تقسیم کردیے، غلام نے واپس آکر واقعہ بیان کردیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح چار سو دینار کی ایک دوسری تھیلی تیار کی ہوئی غلام کو دے کر ہدایت کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دے آؤ اور وہاں بھی دیکھو کہ وہ کیا کرتے ہیں، یہ غلام لے گیا، انھوں نے تھیلی لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا دی ”رَحِمَهُ اللّٰهُ وَ وَصَلَه“ (اللہ ان پر رحمت فرمائے اور ان کو صلہ دے) یہ بھی تھیلی لے کر فوراً تقسیم کرنے کے لیے بیٹھ گئے اور اس کے بہت سے حصے کرکے مختلف گھروں میں بھیجتے رہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی یہ سب ماجرا دیکھ رہی تھیں، آخر میں بولیں کہ ہم بھی تو بخدا مسکین ہی ہیں، ہمیں کچھ ملنا چاہیے، اس وقت تھیلی میں صرف دو دینار رہ گئے تھے، وہ ان کو دے دیے غلام یہ دیکھنے کے بعد لوٹا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سب بھائی بھائی ہیں۔

غور کیجیے کہ ان نفوسِ قدسیہ کے اندر فقر وفاقہ اور اپنی ضرورت واحتیاج کے باوجود اپنے دینی بھائی کی ضرورت وحاجت کو مقدم رکھنے اور اپنی بیوی بچوں کو بھوکا سلا دینے کی یہ صفات محمودہ صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کی صحبت وتربیت سے آئی۔

اسی طرح کا واقعہ حضرت حذیفہ عدوی رضی اللہ عنہ کا ہے، فرماتے ہیں کہ میں جنگ یرموک میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش شہداء کی لاشوں میں کرنے کے لیے نکلا اور کچھ پانی ساتھ لیا کہ اگر

ان میں کچھ جان ہوئی تو پانی پلا دوں گا، ان کے پاس پہنچا تو کچھ رمق زندگی کی باقی تھی، میں نے کہا کہ کیا آپ کو پانی پلا دوں، اشارے سے کہا کہ ''ہاں'' مگر فوراً ہی قریب سے ایک دوسرے شہید کی آواز ''آہ آہ'' کی آئی تو میرے بھائی نے کہا کہ یہ پانی ان کو دے دو، میں ان کے پاس پہنچا اور پانی دینا چاہا تو تیسرے آدمی کی آواز ان کے کان میں پڑی، اس نے بھی اس تیسرے کو دینے کے لیے کہہ دیا، اسی طرح یکے بعد دیگرے سات شہیدوں کے ساتھ یہی واقعہ پیش آیا۔ جب ساتویں شہید کے پاس پہنچا تو وہ دم توڑ چکے تھے، یہاں سے اپنے بھائی کے پاس پہنچا تو وہ بھی ختم ہو چکے تھے۔

اندازہ کیجیے کہ اگر پیاس کی شدت، گرمی و دھوپ کی تپش، زخموں سے چور اور پھر حالت بھی نزاع کی ایسے نازک موقع پر دوسروں کا خیال محض نبی کریم ﷺ کی تعلیم و تربیت آپ کے عملی نمونہ اور قوت ایمان کا ہی کرشمہ ہوسکتا ہے، اخلاق واقدار کی بلندی کے اسی اعجاز کی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے ''وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ'' (اور وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ خود تنگدست ہوں)

دینی اخوت، اسلامی ہمدردی و غمخواری، للّٰہیت، الفت و محبت دوسروں کی خبر گیری و خیر خواہی اور بے غرضانہ تعاون یہ وہ اخلاق و اقدار ہیں، جن کے ذریعہ آپس میں دل ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں، آپسی تعاون و ہمدردی کا جذبہ پائیدار و بیدار رہتا ہے۔ معاشرتی زندگی کے حوالے ان اخلاق و اقدار سے متصف ہوئے بغیر ''نسلِ نو'' ماحول و معاشرہ میں اسلامی کردار کی ذمہ داری سے عہدہ برا نہیں ہوسکتی، نئی نسل کی اولین ذمہ داری یہی ہے کہ وہ اسلام کی تعلیم اخلاقیات سے آراستہ و پیراستہ ہو کر معاشرہ میں خود اس کا عملی نمونہ پیش کرے۔

جنھیں حقیر سمجھ کر بجھا دیا تم نے
وہی چراغ جلاؤ تو روشنی ہوگی

❁ ❁ ❁